ایک تحقیقی مضمون

سندھی ایک قوم نہیں

نسل، زبان، سندھ کے نام، تاریخ اور سیاسی حقیقت

جیئے سندھ کی ریلی — وہ دعویٰ جس کا یہ مضمون جائزہ لیتا ہے

مصنف

ڈاکٹر ندیم رضوی

مصنف: ڈاکٹر ندیم رضوی

سندھی ایک قوم نہیں

نسل، زبان، سندھ کے نام، تاریخ اور سیاسی حقیقت کا جائزہ

سندھی ایک جغرافیائی اور انتظامی لیبل ہے، قوم نہیں۔ قوم، قوم پرستوں کے سیاسی مفہوم میں، وہ لوگ ہیں جن کا مشترکہ سیاسی مقدّر ہو، ایک متعین علاقہ جسے وہ صرف اپنا کہتے ہوں، اور عموماً یا تو ایک موجودہ خودمختار ریاست ہو یا خودمختاری کا کوئی معتبر اور وسیع طور پر تسلیم شدہ دعویٰ۔ جن لوگوں کو آج سندھی کہا جاتا ہے وہ نہ ایک تاریخی نسل ہیں، نہ ایک زبان کی برادری، اور نہ اس نام کے واحد وارث جس نے کبھی ایک ایسے دریائی نظام کو بیان کیا جو آج کے صوبے سے کہیں بڑا تھا۔ الگ زبان، ادب اور علاقائی ثقافت موجود ہے۔ اس سے "سندھی" پاکستان، ایران یا بنگلہ دیش کے ہم پلہ قوم نہیں بن جاتی۔

قوم سے کیا مراد ہے

سیاسی مفکرین نسلی گروہ اور قوم میں فرق کرتے ہیں۔ نسلی گروہ زبان، نسب کی داستانیں، رسم و رواج یا مذہب بانٹتا ہے۔ قوم وہ گروہ ہے جو سیاسی خود اختیاری کے گرد متحرک ہو، یا پہلے سے ایک ریاست کی صورت میں منظم ہو جس کی تسلیم شدہ سرحدیں اور حکومت ہو۔ قانونی استعمال میں قومیت ریاست کی شہریت ہے۔

سندھ کی آبادی ان آزمائشوں میں سے کسی پر بھی "ایک قوم" کے طور پر پوری نہیں اترتی۔ اکثر باشندے پاکستانی قومیت رکھتے ہیں۔ کوئی آزاد سندھی ریاست نہیں، کوئی بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ سندھی حکومت نہیں، اور کوئی ایسا عوامی تحریک نہیں جو علاقائی فخر کو خودمختاری کی کامیاب مہم میں بدل چکی ہو۔

نام ایک دریا سے آیا ہے، ایک صوبے سے نہیں

"سندھ" اصلاً کسی قوم کا نام نہیں۔ یہ ایک دریا کا نام ہے۔ سنسکرت *سندھو* کا مطلب دریا یا ندی ہے، اور پھر دریائے سندھ۔ قدیم فارسی نے ابتدائی *س* کو *ہ* بنا دیا، چنانچہ سندھ کے ملک کے لیے *ہندو / ہندوش* پیدا ہوا۔ یونانی بولنے والوں نے ابتدائی *ہ* گرا دیا اور *اِنڈوس* اور *اِنڈیا* بنائے۔ انگریزی لفظ India اسی دریائی نام کی بعد کی شکل ہے۔ یہ لیبل پہلے "سندھ کی سرزمین" تھا، پھر فارسی اور یونانی استعمال میں دریا کے اس پار کے وسیع ملک کا نام بن گیا۔

یہ دریائی نظام موجودہ پاکستانی صوبہ سندھ تک محدود نہیں۔ سندھ تبت سے نکلتا ہے، لداخ اور گلگت بلتستان سے گزرتا ہے، دریائے کابل اور پنجاب کے پانچ دریاؤں کو قبول کرتا ہے، اور تب جا کر اس میدانی خطے میں داخل ہوتا ہے جسے آج سندھ کہا جاتا ہے۔ ہخامنشی کتبوں میں *ہندوش* زیریں سندھ کی ایک ستراپی کے طور پر درج ہے؛ ویدک *سپت سندھو* (سات دریا) پنجاب کے آبی نظام کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ عرب جغرافیہ دانوں نے بعد میں *السند* کو *الہند* سے الگ کیا، مگر وہ "سندھ" بھی خلافت کا ایک صوبہ تھا، قوم ریاست نہیں۔ موجودہ صوبائی حد کو اس پورے دریا کے نام پر ایک قوم کا تاریخی وطن مان لینا ایک براعظم کے آبی نظام کو ایک انتظامی یونٹ میں سکیڑنا ہے۔

زیریں سندھ کے کنارے بسنے والوں کو سندھی اسی طرح کہا گیا جس طرح نیل کے کنارے بسنے والوں کو مصری کہا گیا: دریا کی نسبت سے، کسی بند نسلی قوم کی نسبت سے نہیں۔ یہ نام موجودہ صوبے سے کہیں آگے سفر کر چکا ہے۔ اسے اس بات کا ثبوت نہیں بنایا جا سکتا کہ ایک صوبے میں ایک لسانی گروہ قوم ہے۔

نہ ایک زبان، نہ ایک ہم رنگ قوم

یہ دعویٰ کہ "سندھی" ایک تاریخی لسانی قوم ہیں میدانِ حقیقت پر ٹوٹ جاتا ہے۔ جو کچھ سرکاری طور پر سندھی گنا جاتا ہے وہ بھی یکساں بولی نہیں بلکہ لہجوں کا سلسلہ ہے: حیدرآباد کے گرد ادبی معیار وچولی، جنوب میں لاڑی (ٹھٹھہ، بدین، ساحلی علاقے)، شمال میں اترادی، لسبیلہ اور ملحقہ علاقے میں لاسی، انتہائی شمال میں سرائیکی سے ملتی سیرولی، نیز پرانے سندھ–کچھ–مکران پٹی پر کچھی اور جدگالی۔ ان اقسام میں آواز، ذخیرہ الفاظ اور ضمائر مختلف ہیں۔ انہیں ایک مہر بند زبان ماننا ایک جدید معیاری منصوبہ ہے، قدیم حقیقت نہیں۔

صوبے کے اندر بڑی آبادیاں مادری زبان کے طور پر سندھی بولتی ہی نہیں۔ مردم شماری ۲۰۲۳ کے مطابق صوبائی آبادی تقریباً ۵ کروڑ ۵۷ لاکھ میں سندھی بولنے والے تقریباً ۳ کروڑ ۳۵ لاکھ ہیں—ساتھ ہی ایک کروڑ ۲۰ لاکھ سے زائد اردو بولنے والے، قریب ۳۰ لاکھ پشتو، ۲۳ لاکھ پنجابی، ۱۲ لاکھ بلوچی، تقریباً ۹ لاکھ ۱۳ ہزار سرائیکی، اور تقریباً ۲ لاکھ ٦٦ ہزار براہوی بولنے والے، نیز لاکھوں دیگر زبانوں کے بولنے والے۔ دارالحکومت اور اقتصادی مرکز کراچی اکثریتی اردو زبان والا شہر ہے؛ وہاں سندھی بولنے والے اقلیت ہیں۔

دو مثالیں بات کو مزید کھولتی ہیں۔ **تھری / ڈھاٹکی**، جو تھرپارکر اور عمرکوٹ میں تقریباً ۱۸ لاکھ افراد اور سرحد پار بارمیر و جیسلمیر میں بولی جاتی ہے، مغربی راجستھانی گروہ (ماروواڑی کے قریب) سے تعلق رکھتی ہے، معیاری سندھی سے نہیں۔ رابطے کی وجہ سے اس میں سندھی کی کچھ آوازیں آ گئی ہیں، مگر ماہرین لسانیات اسے راجستھانی میں رکھتے ہیں۔ ریگستانی سماجی ڈھانچہ، ذات پات کا نقشہ اور رسمیں نہری پٹی سے مختلف ہیں۔ **براہوی** شمالی دراوڑی زبان ہے—نسلی طور پر سندھی، بلوچی یا اردو سے الگ

خاندان۔ براہوی بولنے والے قلات سے لے کر جیکب آباد، لاڑکانہ، نواب شاہ، حیدرآباد اور کراچی تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی زبان اور قبائلی تنظیم "صرف لہجہ بدلا ہوا سندھی" نہیں۔

بلوچ قبائل صدیوں سے سندھ میں آباد ہیں۔ بہت سے اب سندھی بولتے ہیں؛ کچھ بلوچی یا سرائیکی۔ انگریزوں سے پہلے سندھ کے آخری نیم آزاد حکمران تالپور ایک بلوچ خاندان تھے جنہوں نے سندھی زبان اختیار کی۔ بیسویں صدی کے آخری حصے کے اندازوں کے مطابق سندھ میں بلوچ قبائلی اصل کے لوگ لاکھوں میں ہیں۔ وہ صوبائی آبادی کا حصہ ہیں۔ وہ ایک ازلی سندھی نسل کا ثبوت نہیں۔

اس پر پرانے سمّت گروہ، ہندو برادریاں (لوہانا، بھائی بند، اور تھر و زیریں سندھ میں مرکوز شیڈولڈ ذاتیں—ہندو صوبے کا تقریباً ۸.۸ فیصد ہیں)، ساحل پر شیدی و مکرانی آبادیاں، اور ۱۹۴۷ کے بعد اردو بولنے والے مہاجر شامل کریں تو تصویر ایک تہ در تہ آبادکاری کی تاریخ ہے، ایک تاریخی قوم کی نہیں۔ یہاں "سندھی" اسی طرح کام کرتا ہے جس طرح اکثر "پنجابی" یا "بنگالی": ایک علاقائی چھتری جو کئی زبانیں، کئی قبائلی اصلیں اور کئی مذہبی برادریاں ڈھانپتی ہے۔

تاریخ مسلسل سندھی قومی ریاست نہیں دکھاتی

سندھ میں مقامی حکومت کے ادوار رہے: عرب فتح سے پہلے رائے اور چچ خاندان، بعد میں سومرہ، سمہ، کلہوڑا اور تالپور۔ یہ ادوار علاقائی تاریخ کے لیے اہم ہیں۔ ان سے ایک مسلسل قوم نہیں بنتی۔

پچھلے تقریباً ۲۳۰۰ سال میں یہ علاقہ زیادہ تر بڑی طاقتوں کا صوبہ، ستراپی یا باجگزار رہا: ہخامنشی فارس، موریہ ہند، اموی و عباسی خلافتیں (جنہوں نے اسے *السند* بنایا)، دہلی سلطنت، مغلیہ سلطنت (صوبہ ٹھٹہ)، پھر کلہوڑوں اور تالپروں کے تحت مختصر خود مختاری، یہاں تک کہ ۱۸۴۳ میں برطانوی الحاق ہوا۔ ۱۸۴۳ کے بعد یہ بمبئی پریزیڈنسی کا حصہ رہا یہاں تک کہ ۱۹۳۶ میں برطانوی ہند کا الگ صوبہ بنا۔ ۱۹۴۳ میں سندھ اسمبلی—جی ایم سید کی پیش کردہ قرارداد پر—پاکستان کے مطالبے کی توثیق کرنے والی پہلی صوبائی مقننہ بنی۔ یہ پاکستان ہندوستان کے دس کروڑ مسلمانوں کے لیے تھا، صرف سندھ کے لیے نہیں۔ ۱۹۴۷ میں یہ ڈومینین آف پاکستان میں شامل ہوا۔ خیرپور کے تالپور حاکم نے اسی سال الحاق کیا۔

مقامی خاندان موجود رہے۔ وہ بار بار بڑے سلطنتی نظاموں کے تابع ہوئے یا ان میں جذب ہو گئے۔ یہ نمونہ جنوبی ایشیا میں عام ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ کوئی پہلے سے موجود قوم تھی جسے بعد میں "ریاست سے محروم" کر دیا گیا۔

علیحدگی پسند قوم پرستی اقلیتی دھارا رہی ہے

جدید سندھی قوم پرستی بطور علیحدگی کا خیال ۱۹۷۱ کے بعد جی ایم سید سے وابستہ ہے۔ بنگلہ دیش سے متاثر ہو کر انہوں نے جیئے سندھ محاذ قائم کیا اور بعد میں لکھا کہ پاکستان ٹوٹ جانا چاہیے تاکہ "سندھودیش" وجود میں آئے۔ تحریک کئی دھڑوں میں بٹ گئی؛ کچھ نے محدود تشدد اختیار کیا۔ اس نے کبھی صوبائی انتخابات نہیں جیتے اور نہ پاکستان پیپلز پارٹی جیسی پائیدار عوامی پیروی بنائی، جو دہائیوں سے سندھ کی سیاست پر حاوی رہی ہے اور ایک وفاقی پاکستانی جماعت ہے۔

۲۰۰۹ کے پیو سروے میں ۵۵ فیصد سندھیوں نے پہلے خود کو پاکستانی قرار دیا، ۲۸ فیصد نے پہلے سندھی، اور ۱۶ فیصد نے دونوں برابر۔ یہ اس قوم کی تصویر کے الٹ ہے جو خود کو قیدی قوم سمجھتی ہو۔ ثقافتی دعویٰ—زبان، شاہ عبداللطیف، صوفی درگاہیں، بعض وفاقی آبی یا انتظامی منصوبوں کی مخالفت —حقیقی ہے۔ اسے اس دعوے میں بدلنا کہ "سندھی" "پاکستانی" کے برابر قوم ہے، صوبے کے زیادہ تر باشندوں کے ہاں کامیاب نہیں ہوا۔

ثقافت خود بخود قوم نہیں بناتی

سندھی ادب اور زیریں سندھ کی صوفی روایت جائز فخر کے مصادر ہیں۔ موہنجوداڑو، مکلی، اور خطے کی طویل اسلامی تاریخ بطور *باب الاسلام* بھی۔ ان حقائق میں سے کوئی الگ ریاست کا تقاضا نہیں کرتا، اور کوئی ان دوسری زبانوں اور قوموں کو مٹا نہیں دیتا جو اسی زمین پر شریک ہیں۔ مشترکہ تہذیب، ملے جلے مذہبی عمل، اور دہلی، ٹھٹہ یا کراچی سے بڑی ریاستوں کے تحت صدیوں کی حکومت الٹی طرف اشارہ کرتی ہیں: جنوبی ایشیائی اور اسلامی دنیا میں شمولیت، نہ کہ ایک بند قوم کی تنہائی۔

پاکستان دو قومی نظریے پر برصغیر کے مسلمانوں کی ریاست کے طور پر قائم ہوا، نہ کہ ایسی پہلے سے موجود نسلی قوموں کے وفاق کے طور پر جو اتفاق سے مسلمان تھیں۔ سندھ کی اپنی سیاسی قیادت نے ۱۹۴۰ کی دہائی میں اس منصوبے میں حصہ لیا۔ وسائل، نمائندگی یا زبان کی پالیسی پر بعد کے اعتراضات صوبائی اور وفاقی مسائل ہیں۔ وہ یہاں بسنے والے لوگوں کی قسم نہیں بدل دیتے۔

ہر الگ لسانی گروہ کو "قوم" کہہ دینا اس لفظ کو بے معنی کر دیتا ہے۔ اس معاملے میں بنیاد اور بھی کمزور ہے: یہ گروہ ایک زبان بھی نہیں، ایک تاریخی نسل بھی نہیں، اور اس نام کا اکیلا مالک بھی نہیں جو کبھی سندھ دریا کو ظاہر کرتا تھا اور فارسی و یونانی کے واسطے سے اس پورے ملک کو جو انڈیا کہلایا۔ تاریخی ریکارڈ، مردم شماری، ووٹ کے نمونے، اور متبادل ریاست کی عدم موجودگی سب ایک سادہ نتیجے کی طرف لے جاتے ہیں: سندھ کے لوگ پاکستان کی صوبائی آبادی ہیں، اس سے الگ کوئی قوم نہیں۔

نوٹ: یہ مضمون سیاسی درجہ بندیوں پر دلیل ہے۔ یہ سندھی ادب یا علاقائی تاریخ کا انکار نہیں۔ اعداد و شمار سندھ کے لیے مردم شماری ۲۰۲۳ کے لسانی جدولوں سے ہیں؛ ڈھاٹکی/تھری کی درجہ بندی اسے مغربی راجستھانی زبان ماننے والے معیاری بیان کے مطابق ہے؛ براہوی شمالی دراوڑی زبان ہے؛ سندھو–ہندو–اِنڈوس–انڈیا سلسلہ نامِ انڈیا کی تسلیم شدہ اشتقاقیات ہے۔